سوال

اگر انسان اپنی بیوی کو طلاق بائن دے تو کیا عدت کے دوران ہی نیا نکاح کرنا ضروری ہے یا عدت کے بعد بھی کر سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کے نتائج کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں :

1. طلاق رجعی

شرعی طور پر دو طلاقیں رجعی ہیں، یعنی اگر خاوند نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ہے تو وہ عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے۔ اگر وہ رجوع کے بعد پھر کسی موقع پر دوسری طلاق بھی دے دیتا ہے، تو اسی طرح وہ عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ (البقرة:229).

یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لیناہ، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

2. طلاق بائن

اس سے مراد وہ طلاق ہے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے، خاوند کے پاس رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

کبھی یہ جدائی ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے، جیسے اگر خاوند اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو، جن کے بعد اس نے رجوع کر لیا تھا، پھر تیسری طلاق بھی دے دی تو اس کے پاس عدت کے دوران رجوع کرنے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ اب وہ عورت اپنی عدت گزارے گی اور ہمیشہ کے لیے اس سے الگ ہو جائے گی۔

ارشاد باری تعالی ہے :

فَإِن طَلَّقَها فَلا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعدُ حَتّىٰ تَنكِحَ زَوجًا غَيرَهُ فَإِن طَلَّقَها فَلا جُناحَ عَلَيهِما أَن يَتَراجَعا إِن ظَنّا أَن يُقيما حُدودَ اللَّهِ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ يُبَيِّنُها لِقَومٍ يَعلَمونَ (البقرة:230).

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انہیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ القرظی نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے تیسری اور آخری طلاق بھی دے دی ، اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی ، وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اس نے جس مرد سے شادی کی ہے وہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ عورت دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ (صحيح البخاري، الطلاق : 5317)، صحيح مسلم، النكاح : 1433.

نہیں (یعنی تو واپس رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی) حتی کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے ۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تیسری طلاق کے بعد عورت اپنے سابقہ خاوند کے لیے صرف اسی صورت میں حلال ہو سکتی جب وہ اپنی رغبت سے ، گھر بسانے کی غرض سے کسی مرد سے شادی کرے اور مرد کی نیت بھی گھر بسانے کی ہی ہو ، سابقہ خاوند کے لیے اس عورت کو حلال کرنا مقصد نہ ہو ، ان دونوں کے ازدواجی تعلقات قائم ہوں ، پھر دوسرا خاوند کسی سبب کی بنا پر اپنی بیوی کو اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ عورت سابقہ خاوند کے لے حلال ہو جائے گی اور وہ اس سے دوبارہ نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے جس میں ولی ، گواہ ، حق مہر ، عورت کی رضامندی ضروری ہے ۔

کبھی اس جدائی میں دوبارہ نکاح کرنے کا موقع ہوتا ہے ، جیسے اگر خاوند نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ، بیوی کی عدت ختم ہوگئی لیکن خاوند نے رجوع نہیں کیا ، یا اس نے دوسری طلاق دی اور بیوی کی عدت ختم ہوگئی لیکن خاوند نے رجوع نہیں کیا ، یا عورت کسی معقول وجہ کی بنا پر خاوند سے خلع لے لے ، یا کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد ہمبستری سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے تو ان تمام صورتوں میں خاوند اپنی بیوی سے نیا نکاح کر سکتا ہے ، جس میں ولی ، گواہ ، حق مہر ، عورت کی رضامندی ضروری ہے ۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی